جماعت پانے کے لیے تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد رکوع کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

امام صاحب پہلی رکعت کے رکوع میں تھے، زید آیا اور "اللہ اکبر" کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا، ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بھی نہیں رکا، توکیا اس صورت میں زید کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(۱) صحیح مسئلہ یہ ہے کہ: امام کو رکوع میں پانے والا شخص تکبیر تحریمہ کہنے اور رکوع میں پہنچنے تک جس قدر قیام کرتا ہے، وہی اسے کفایت کرتا ہے، اگرچہ تکبیر کہنے کے بعد بغیر رکے، فوراً رکوع میں چلا جائے؛ کیونکہ اس پر تکبیر کہنے کے بعد کچھ دیر ٹھہرنا لازم نہیں ہے، لہذا صورت مسئولہ میں زید کی نماز ہو جائے گی بشرطیکہ اس نے تکبیر تحریمہ کھڑے کھڑے کہی ہو یعنی رکوع کا ادنی درجہ (کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں) حاصل ہونے سے پہلے تکبیر پوری کر لی ہو، کیونکہ تکبیر تحریمہ کا رکوع میں جانے سے پہلے ختم ہونا ضروری ہے۔

البتہ! ایسی صورت میں ہونا یہ چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد، رکوع میں جانے کے لیے رکوع کی تکبیر بھی کہے، جبکہ صورت مسئولہ میں زید سے تکبیر رکوع فوت ہوئی جو کہ مکروہ ہے؛ اس لیے کہ تکبیر رکوع کہنا نماز کی سنتوں میں سے ہے۔

رئیس العلما علامہ محمد عابد بن احمد سندھی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1257ھ/1841ء) لکھتے ہیں:

”ولو كبر قائما فركع ولم يقف صح لأن ما أتى به من القيام إلى أن يبلغ الركوع يكفيه يعني فصار مؤديا فرض التكبير والقيام جميعا فلا يلزم بعده الوقوف قائما، هذا يحمل على من لا قراءة عليه“

ترجمہ: اور اگر کسی نے کھڑے کھڑے تکبیر کہی پھر بغیر ٹھہرے رکوع میں چلا گیا تو یہ صحیح ہے؛ کیونکہ جو قیام اس نے رکوع میں پہنچنے تک کیا، وہ اسے کفایت کرے گا، یعنی (تکبیر تحریمہ کہتے ہی) وہ تکبیر اور قیام دونوں کا فرض ادا کرنے والا ہو گیا، پس اس کے بعد بحالت قیام ٹھہرنا لازم نہیں، یہ حکم اس شخص پر محمول ہے جس پر قرات لازم نہ ہو۔ (طوالع الأنوار شرح الدر المختار، جلد 1، صفحہ 576، مخطوطہ)

عمدۃ المحققین علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:

(مابين القوسين عبارة رد المحتار)"فلو وجد الإمام راكعا فكبر منحنيا، إن إلى القيام أقرب (بأن لا تنال يداه ركبتيه) صح"

ترجمہ: پس اگر کسی نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور تکبیر جھکتے ہوئے کہی، تو اگر وہ قیام کے زیادہ قریب ہو بایں طور کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچتے ہوں تو (اس کی نماز کی ابتدا) صحیح ہوگی۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 480، مطبوعہ: بیروت)

علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:

"ولو وقع "الله" قبل ركوعه، و"أكبر" في ركوعه، لا يصير شارعا"

ترجمہ: اور اگر لفظِ اللہ رکوع سے پہلے اور لفظِ اکبر رکوع کی حالت میں واقع ہوا تو وہ نماز شروع کرنے والا نہیں ہوگا۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد 2، صفحہ 176، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:

"تكبيرة الركوع وتكبيرة النهوض ليستا من صلب الصلاة؛ لأنه لو تركهما تارك لم تفسد عليه صلاته وهما من سننها"

ترجمہ: رکوع کی تکبیر اور اٹھنے کی تکبیر (یعنی تسمیع) اصلِ نماز سے نہیں ہیں؛ کیونکہ اگر کوئی شخص انہیں چھوڑ دے تو اس کی نماز اس پر فاسد نہیں ہوتی، (بلکہ) یہ نماز کی سنتوں میں سے ہیں۔ (نخب الأفکار فی تنقیح مبانی الأخبار فی شرح معانی الآثار، جلد 4، صفحہ 198، مطبوعہ قطر)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

"(مسبوق) فقط تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں مل جائے گا تو نماز ہو جائے گی، مگر سنت یعنی تکبیر رکوع فوت ہوئی، لہذا یہ چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے اور "سبحٰنک اللّٰھم" پڑھنے کی فرصت نہ ہو یعنی احتمال ہو کہ امام جب تک سر اٹھالے گا، تو معاً دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور امام کا حال معلوم ہو کہ رکوع میں دیر کرتا ہے، "سبحٰنک اللّٰھم" پڑھ کر بھی شامل ہو جاؤں گا تو پڑھ کر رکوع کی تکبیر کہتا ہوا شامل ہو، یہ سنت ہے، اور تکبیر تحریمہ کھڑے ہونے کی حالت میں کہنی تو فرض ہے، بعض ناواقف جو یہ کرتے ہیں کہ امام رکوع میں ہے، تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی اور شامل ہو گئے، اگر اتنا جھکنے سے پہلے کہ ہاتھ پھیلائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں، "اللہ اکبر" ختم نہ کر لیا تو نماز نہ ہوگی، اس کا خیال لازم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 235، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4211

تاریخ اجراء : 16 ربیع الاول 1447ھ/10 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net